

## 11153 - رمضان المبارک میں کھانے پینے کا اسراف

### سوال

رمضان المبارک میں مختلف انواع واقسام کے کھانے اور مٹھائیوں وغیرہ استعمال کرنے والے کے بارہ میں آپ کی رائے کیا ہے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

پرچیز میں اسراف اور فضول خرچی مذموم اور ممنوع ہے ، اور خاص کر کھانے پینے میں اور بھی زیادہ ۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

کھاؤ پیو اور اسراف و فضول خرچی نہ کرو ، یقیناً اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا الاعراف ( 31 ) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

( آدمی کے لیے سب سے برا برتن اس کا بھرا ہوا پیٹ ہے ، ابن آدم کو چند لقمے ہی کافی ہیں جن سے وہ اپنی پیٹھ سیدھی رکھے ، اگر وہ ضرور ہی بھرنا چاہے تو ( پیٹ کے تین حصے کرے ) ایک کھانے کے لیے ، اور ایک پینے کے لیے ، اور ایک حصہ سانس کے لیے ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 2380 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 3349 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی ( 1939 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

کھانے پینے میں اسراف کے اندر بہت سے مفسد پائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے :

انسان دنیا میں جتنی بھی اچھی پاکیزہ نعمتیں حاصل کرتا ہے اس کا آخرت میں اتنا ہی حصہ کم ہوجاتا ہے ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( دنیا میں زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والے روز قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے ) ۔

اور ابن ابی الدنیا نے کچھ الفاظ کی زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے :

تو ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موت تک کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے السلسلۃ الصحیحۃ ( 342 ) ۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو تم سے بہتر اور نرم لباس زیب تن کرسکتا ہوں ، اور تم سے اچھا اور بہتر کھانا کھا سکتا ہوں ، اور تم سے بہتر اور اچھی زندگی بسر کرسکتا ہوں ، لیکن میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ان کے فعل کی وجہ سے عار دلاتے ہوئے فرمایا ہے :

تم نے اپنی نیکیاں دنیا کی زندگی میں ہی برباد کر دیں اور ان کے فائدے اٹھا چکے ، پس آج تمہیں ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی ، اس باعث کہ تم زمین میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے ، اور اس باعث بھی کہ تم حکم عدولی کیا کرتے تھے الاحقاف ( 20 ) ۔ دیکھیں حلیۃ الاولیاء ( 1 / 49 ) ۔

یہ بھی ہے کہ : زیادہ کھانے پینے کی وجہ انسان بہت ساری اطاعات کرنے سے مشغول ہوجاتا ہے اور کما حقہ اطاعات نہیں کرسکتا ، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت وغیرہ ، حالانکہ ضروری تو یہ ہے کہ مسلمان کے لیے اس مہینہ میں شغل ہی اطاعت ہونا چاہیے جیسا کہ سلف صالحین کی عادت تھی ۔

آپ دیکھتے ہونگے کہ عورت دن کا اکثر حصہ باورچی خانے میں کھانے پکانے کے لیے ہی صرف کردیتی ہے ، اور اسی طرح رات کا بھی اکثر حصہ کھانے پکانے اور مشروبات تیار کرنے میں گزر جاتا ہے ۔

مفاسد میں یہ بھی ہے کہ : انسان جب زیادہ کھائے پیے تو اس میں سستی پیدا ہوجاتی ہے ، اور نیند بھی زیادہ آتی ہے ، جس سے وہ اپنا زیادہ وقت ضائع کر بیٹھتا ہے ۔

سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جب آپ اپنے جسم کو صحیح رکھنا چاہتے اور نیند کم کرنا چاہتے ہیں تو کھانا کم کھایا کرو ۔

یہ بھی ہے کہ :

زیادہ کھانے سے قلبی غفلت پیدا ہوتی ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ :

کیا پیٹ بھر کر کھانے والا کو رقت قلبی حاصل ہوتی ہے ؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا : میرے خیال میں ایسا نہیں ہوتا ، یعنی اسے یہ حاصل نہیں ہوسکتی ۔

واللہ اعلم .